

مترجم خباب حنفی صاحب

السلام علیکم! مترجم حنفی صاحب یہ ایک ایسے سوسائٹی میں

دانش پذیروں، جہاں آبادی ابھی بہت کم ہے اور مسجد بھی

صرف ایک ہے۔ مسجد کے خلیفہ ارنائب خلیفہ دوزن بہرہوی سیفی حسلہ

دلیتہ ہیں۔ میرا دل ان کے پیچھے غماز پڑھنے کو پیش آتا۔ مجھے ساتھ

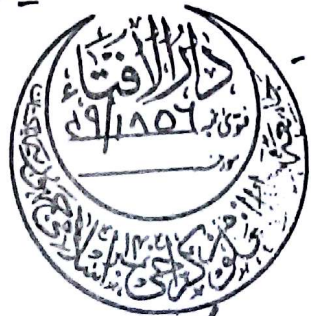
کہتے ہیں کہ میں ان کے پیچھے غماز کیوں نہیں پڑھتا۔ یہ ہیں غماز گو میں پڑھتا ہوں

یا جو دور دوری ہے مسجد میں پڑھتا ہوں۔ یہ بیت پرستان ہوں ان کے لیے
میں میری انتہائی فریاض۔

2۔ دوری کنزائش ہے جب کہیں درے گاڑے جانا ہوتا ہے

تو اکثر ایسا ہوتا ہے کہ دماغ بہرہوی حسلہ یا اہل حریصہ ایک مساجد میں
دماغ کیا جائے۔

نواز میں جوگا



خان صاحب
خان صاحب

جوابی نظام ارسال رابع ہونے

(جواب منسلک ہے)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
الجواب حامدًا ومصليًا

(۱)۔۔۔ صورتِ مسئلہ میں اگر قرب و جوار کی مسجد میں صحیح العقیدہ صالح امام میسر ہو اور وہاں جانے میں کوئی عذر نہ ہو تو اس دوسری مسجد میں جا کر نماز پڑھنی چاہئے، لیکن اگر دور ہونے کی وجہ سے وہاں جانا مشکل ہو تو جماعت کا ثواب حاصل کرنے کیلئے اکیلے نماز پڑھنے کے بجائے اسی امام کی اقتداء میں نماز پڑھ لیتا بہتر ہے، کیونکہ جماعت کی بڑی تاکید آئی ہے۔ اور ایسی صورت میں پڑھی ہوئی نماز دہرانے کی ضرورت نہیں۔ (مأخذة التبیوب بتصرف: ۱۶۱ و ۹۶/۵۳۱)

الفتاویٰ الہندیہ - (۸۲ / ۱)

الجماعة سنة مؤكدة. كذا في المتون والخلاصة والمحيط ومحيط
السرخسي وفي الغاية قال عامة مشايخنا: إنها واجبة وفي المفيد وتسميتها
سنة لوجوبها بالسنة وفي البدائع تجب على الرجال العقلاء البالغين الأحرار
القادرين على الصلاة بالجماعة من غير حرج

الفتاویٰ الہندیہ - (۸۴ / ۱)

ولو صلى خلف مبتدع أو فاسق فهو محرز ثواب الجماعة لكن لا ينال مثل
ما ينال خلف تقي. كذا في الخلاصة.

بدائع الصنائع، دارالكتب العلمية - (۱۵۷ / ۱)

وامامة صاحب الهوى والبدعة مكروهة، نص عليه أبو يوسف في الأمالي
فقال: أكره أن يكون الإمام صاحب هوى وبدعة؛ لأن الناس لا يرغبون في
الصلاة خلفه، وهل تجوز الصلاة خلفه؟

قال بعض مشايخنا: إن الصلاة خلف المبتدع لا تجوز، وذكر في المنتقى
رواية عن أبي حنيفة أنه كان لا يرى الصلاة خلف المبتدع، والصحيح أنه إن
كان هوى يكفره لا تجوز، وإن كان لا يكفره تجوز مع الكراهة

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) - (۵۶۲ / ۱)

وفي النهر عن المحيط: صلى خلف فاسق أو مبتدع نال فضل الجماعة

و تحته في رد المحتار-

(قوله نال فضل الجماعة) أفاد أن الصلاة خلفهما أولى من الانفراد، لكن لا

ينال كما ينال خلف تقي



(۲)۔ غیر مقلد امام کی اقتداء میں نماز پڑھنے کے بارے میں یہ تفصیل ہے کہ وہ امام کم از کم نماز کے ارکان و شرائط میں حنفی مذہب کی رعایت کرتا ہو، چنانچہ اگر اس بات کا یقین ہو کہ غیر مقلد امام حنفی مذہب کے مطابق نماز کے ارکان و شرائط کی رعایت نہیں رکھتا مثلاً عام ناسیوں کی جرائیں پہن کر اس پر مسح کرتا ہو، یا جسم سے خون نکل کر بہہ جانے کے باوجود وضو کیے بغیر نماز پڑھاتا ہو تو ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں۔ اور اگر اس بات میں شک ہو کہ وہ حنفی مذہب کی رعایت رکھتا ہے یا نہیں تو اکیلے نماز پڑھنے کے بجائے ان کے پیچھے نماز پڑھ لینے کی گنجائش ہے۔ (مأخذہ التبویب تصرف: ۱۶۰۵/۳)

الدر المختار وحاشیة ابن عابدین (رد المحتار) - (۱ / ۵۶۲)

وكذا نكره خلف امرد وسفيه ومفلوج..... ومن
 ام باجرة فهستاني زاد ابن ملك: ومخالف كشافعي، لكن في وتر البحر ان
 نيقن المراعاة لم يكره، أو عدمها لم يصح، وإن شك كره

و تحته في رد المحتار - (۱ / ۵۶۳)

(قوله لكن في وتر البحر إلخ) هذا هو المعتمد، لأن المحققين جنحوا إليه،
 وقواعد المذهب شاهدة عليه. وقال كثير من المشايخ: إن كان عادته مراعاة
 مواضع الخلاف جاز وإلا فلا، ذكره السندي المتقدم ذكره ح...

والله سبحانه وتعالى اعلم

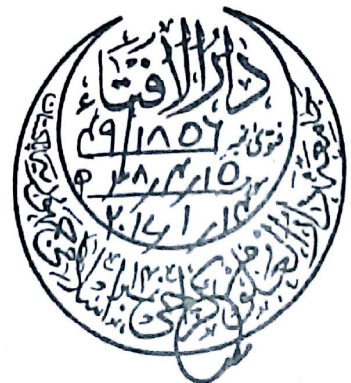
محمد سلیم بن محمد اکرم کوٹلیوی
 دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی
 ۱۳ / ربیع الثانی / ۱۴۳۸ھ
 ۱۲ / جنوری / ۲۰۱۷ء

الجواب صحیح
 محمد عبدالمجید
 ۱۳ - ۱۲ - ۱۴۳۸ھ

الجواب صحیح

محمد عبدالمنان عفی عنہ
 نائب مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی
 ۱۳ / ربیع الثانی / ۱۴۳۸ھ

الجواب صحیح
 بندہ امیر امیم عسکری
 ۱۴ - ۱۲ - ۱۴۳۸ھ



الجواب صحیح
 محمد سلیم
 ۱۵ / ۲ / ۱۴۳۸ھ

